سروسز فراہم کر کے فیس لینا کیسا؟

ریفرنس نمبر:IEC-729　　　　　　　　　　　　　　تاریخ:06-11-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل سروسز آن لائن ہو چکی ہیں، جیسے شناختی کارڈ یا ڈرائیونگ لائسنس ری نیو کے لیے اپلائے کرنا، یا لرنر لائسنس اپلائے کرنا، کسی جاب یا کلاس میں آن لائن ایڈمیشن کے لیے فارم فل کرنا، گاڑی کی بائیو میٹرک کرنا یا آن لائن بینک اکاؤنٹ کے لیے اپلائی کرنا، سی وی بنانا وغیرہ۔ چونکہ کچھ افراد آن لائن پروسس سے یا تو واقف نہیں ہوتے یا واقف تو ہوتے ہیں لیکن اپلائے کرنا نہیں جانتے۔ ایسے میں بعض دکاندار یہ آن لائن سروسز فراہم کرتے ہیں اور مکمل پروسس (فارم فل کرنا، متعلقہ ادارے کو آن لائن رقم ٹرانسفر کرنا، لرنر لائسنس کارڈ بنانا وغیرہ) کر دیتے ہیں اور اپنے کسٹمر سے اس کے بدلے میں وہ 100 یا 200 روپے بطور فیس وصول کرتے ہیں۔ پوچھنا یہ تھا کہ کیا دکاندار کا اس طرح آن لائن سروسز فراہم کرنا اور اس کے عوض فیس چارج کرنا، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں بیان کی گئی آن لائن سروسز کا مکمل پروسس کرنا اور اس کے عوض کسٹمر سے طے شدہ اجرت وصول کرنا شرعاً جائز ہے، جبکہ متعلقہ ادارے کو دھوکہ دہی یا غلط معلومات دینے کا کوئی عنصر نہ پایا جائے۔ سوال میں درج ذمہ داریاں باقاعدہ قابلِ اجارہ کام ہیں اور **جو منفعت شریعت اور عقل و شعور رکھنے والے لوگوں کی نظر میں قابلِ اجارہ ہو، اس منفعت کے بدلے اجرت لی جاسکتی ہے۔**

چنانچہ اجارے کی تعریف میں منفعت مقصودہ کے متعلق تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:

"(ھی تملیک نفع) مقصود من العین (بعوض) ملتقطاً" ترجمہ: ایسی منفعت جو عین شے سے مقصود ہو، اس کا عوض کے بدلے مالک بنا دینا اجارہ کہلاتا ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ در مختار کی عبارت "مقصود من العین" کے تحت فرماتے ہیں: "ای فی الشرع ونظر العقلاء "یعنی شریعت اور عقلاء کی نظر میں وہ منفعت، منفعتِ مقصودہ ہو۔

(در مختار مع رد المحتار، جلد6، صفحہ4، مطبوعہ مصر)

بدائع الصنائع میں ہے: "ومنها ان تکون المنفعة مقصودة يعتاد استيفاؤها بعقد الاجارة ويجري بها التعامل بين الناس "ترجمہ: اجارے کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ منفعت مقصودہ ہو کہ عادتاً عقد اجارہ سے اس منفعت کا حصول کیا جاتا ہو اور لوگوں کے مابین اس پر عمل جاری ہو۔

(بدائع الصنائع، کتاب الاجارۃ، جلد4، صفحہ192، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اجارے میں منفعت اور اجرت کا معلوم و متعین ہونا ضروری ہے اور یہ اجارے کی شرائط میں سے ہے، چنانچہ در مختار میں ہے: "وشرطها: کون الاجرة والمنفعة معلومتين لأن جهالتهما تفضی المنازعة" ترجمہ: اجارہ صحیح ہونے کی شرط منفعت اور اجرت دونوں کا معلوم ہونا ہے، کیونکہ ان دونوں کی جہالت جھگڑے کی طرف لے جاتی ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، جلد6، صفحہ5، مطبوعہ مصر)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے۔ مزدوری پر کام کرنا اور ٹھیکہ اور کرایہ اور نوکری، **یہ سب اجارہ ہی کے اقسام ہیں**۔۔۔ اجارہ کے شرائط یہ ہیں۔۔۔ اجرت کا معلوم ہونا۔

منفعت کا معلوم ہونا، اور ان دونوں کو اس طرح بیان کر دیا ہو کہ نزاع کا احتمال نہ رہے۔"

(بہارشریعت، جلد3، حصہ14، صفحہ108-107، مکتبۃ المدینہ کراچی، ملتقطا)

مکتوب لکھنے پر اجارہ کرنا، جائز ہے جیسا کہ ردالمحتار میں ہے: "استأجر رجلا ليكتب كتاباً إلى حبيبه، فإنه يجوز إذا بين قدر الخط والكاغد" ترجمہ: کسی شخص کو اجارے پر رکھا تاکہ وہ اس سے اپنے دوست کے لیے خط لکھوائے، تو اگر خط اور کاغذ کی مقدار بیان کر دے، تو یہ اجارہ جائز ہو گا۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، جلد6، صفحہ93، مطبوعہ مصر)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

14جمادی الاولی 1447ھ/06 نومبر 2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com